



عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ طَائِي

عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ طَائِي (متوفی 67ھ.) رسول اللہ اور امام علیؑ کے اصحاب میں سے تھے۔ آپ نے جنگ جمل، صفین اور نہروان میں امام علیؑ کے رکاب میں شرکت کی۔ عدی نے امام حسنؑ کی خلافت کے دور میں لوگوں کو امام کی لشکر میں شامل ہونے اور معاویہ بن ابی سفیان کے خلاف لڑنے کی تشویق کرتے تھے۔ معاویہ کے سامنے عدی امام علیؑ کی محبت کی تاکید اور دفاع کرتے تھے۔

عدی، حاتم طائی اور طيء قبیلے کے بزرگ تھے۔ آپ نے قیام مختار میں شرکت نہیں کی لیکن ان کی مخالفت بھی نہیں کیا۔ البتہ ان کے قبیلہ کے جو لوگ مختار کے مخالف تھے ان کے لئے مختار کے ہاں سفارش کرتے تھے۔

مقام و منزلت

عدی پیغمبر اکرمؐ کے صحابی تھے۔ جاہلیت کے دور میں ان کے باپ حاتم طایی کی سخاوت کے بڑے چرچے تھے۔ [1] عدی کو حاضر جواب، خطیب اور قوم کا بزرگ سمجھا گیا ہے۔ [2]

عدی، مختار کی حکومت کے دوران 67ھ کو کوفہ میں وفات پاگئے۔ [3] ان تاریخ وفات سنہ 68ھ اور سنہ 69ھ بھی لکھا گیا ہے۔ [4] وفات کے وقت ان کی عمر 82 یا 120 سال بتائی گئی ہے۔ [5]

عدی بن حاتم سے منقول ہے، وہ کہتا ہے کہ جب بھی رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو آنحضرتؐ مجھے جگہ دیتے تھے۔ [6] رسول اللہؐ نے ان کو طيء اور بنی اسد قبیلے سے زکات جمع کرنے مأمور کیا۔ [7]

اسلام لانے سے پہلے عدی بن حاتم، نصرانی اور طے قبیلہ کے سردار تھے۔ [8] ربیع الثانی 9ھ کو رسول خداؐ نے امام علیؑ کو ایک لشکر کے ساتھ طے کی طرف بھیجا [9] جب عدی کو اس کی خبر ہوئی تو اپنے گھر والے اور اپنی جمع پونجی کو شام بھیج دیا لیکن اس کی بہن اسلامی لشکر کے ہاتھوں گرفتار ہو کر مدینہ منتقل ہوئی۔ اس کی بہن نے رسول اللہؐ سے ان پر احسان کرتے ہوئے آزاد کرنے کی درخواست کی اور پیغمبر اکرمؐ نے ان کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے اسے ایک قافلہ کے ساتھ شام بھیج دیا۔ [10] جب وہ عدی کے پاس پہنچی تو اس نے پیغمبر اکرمؐ کے بارے میں استفسار کیا تو جواب میں کہا جتنی جلد ہوسکے پیغمبر کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ اگر سچے نبی ہیں تو جو بھی ان پر جلدی ایمان لے آئے گا وہ اس کے لئے برتری شمار ہوگی اور اگر وہ بادشاہ ہیں تو تمہاری عزت میں کمی نہیں آئے گی۔ عدی بہن کی بات مانتے ہوئے مدینہ چلا گیا اور پیغمبر اکرمؐ کی گفتگو سے پتہ چلا کہ وہ سچے نبی ہیں اسی لئے مسلمان ہوا۔ [11]

عدی 9 یا 10ھ میں مسلمان ہوئے۔ [12]

خلفا کے دور کی جنگوں میں شرکت

پیغمبر اکرمؐ کی رحلت کے بعد ارتداد کا جو سلسلہ پیش آیا اس میں عدی اسلام پر باقی رہے اور اپنی قوم کو بھی مرتد ہونے سے روک دیا۔ [13] عدی نے طے قبیلہ کی زکات ابوبکر کے پاس لے آیا۔ [14] اور پہلے خلیفہ کے دور میں واقع ہونے والی ردہ کی جنگوں میں شرکت کی [15] اور نبوت کے جھوٹے دعویدار طلحہ کے ساتھ ہونے والی جنگ [16] میں میمنہ کی لشکر کے سپہ سالار تھے۔ [17] دوسرے خلیفہ کے دور میں عراق اور ایران میں ہونے والی اسلامی فتوحات میں بھی شرکت کی۔ [18] عثمان کی خلافت کے دوران عدی عثمان کے مخالفوں کے ساتھ تھے اور ابن اعثم نے اسے عثمان کے قاتلوں میں شمار کیا ہے۔ [19]

امام علیؑ اور امام حسنؑ کے ساتھ

امام علیؑ کی خلافت کے دوران عدی امام کے ساتھ تھے۔ [20]

جنگ جمل

ابن قتیبہ (متوفی 276ھ) کے مطابق عدی بن حاتم نے جنگ جمل میں اپنے قبیلہ سے 13000 سوار جنگجو کو امام علیؑ کی مدد کے لئے لے آیا۔ [21] جنگ کے دوران جس اونٹ پر عایشہ سوار تھی اس کے پاؤں کاٹنے کے لئے امام علیؑ نے عدی اور بعض دیگر افراد کو مامور کیا۔ [22] جنگ جمل [23] میں یا ایک قول کے مطابق جنگ صفین [24] میں عدی کی آنکھ زخمی ہوئی ان کا بیٹا طریف اس جنگ میں مارا گیا۔ [25]

جنگ صفین

جنگ صفین میں امام علیؑ نے لشکر کا پرچم عدی بن حاتم کے حوالے کیا۔ [26] اس طرح اس جنگ میں امام علیؑ نے عدی اور بعض دیگر افراد کو معاویہ کے پاس بھیجا تاکہ اسے اللہ اور اس کی کتاب کی طرف دعوت کریں۔ [27] اس جنگ میں عدی کا بیٹا زید امام علیؑ کے لشکر میں شامل تھا لیکن جب معاویہ کے لشکر میں اس کا ماموں حابس بن سعد طائی کا جنازہ دیکھا تو زید امام کے لشکر سے نکل کر معاویہ کے لشکر میں شامل ہو گیا۔ [28]

جنگ نہروان

عدی جنگ نہروان میں بھی امام علیؑ کے لشکر میں شامل تھا۔ [29] ان کا بیٹا طرفہ بھی اسی جنگ میں مارا گیا۔ [30]

امام علیؑ کی شہادت کے بعد

امام حسن مجتبیٰ کی خلافت کے دوران بھی عدی نے لوگوں کو امام کے لشکر میں شامل ہونے اور آپؑ کے رکاب میں معاویہ کے خلاف جہاد کرنے کی تشویق کرتے رہے [31] اور ابوالفرج اصفہانی کے نقل کے مطابق جب عدی نے دیکھا کہ لوگ امام حسنؑ کے لشکر میں شامل ہونے میں سستی کر رہے ہیں تو عدی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا: سبحان اللہ! کس قدر برا برتاؤ کرتے ہو! اپنے امام اور سبط پیغمبر کی بات کو کیوں نہیں مانتے ہو؟!۔ کیا اللہ کے غضب سے نہیں ڈرتے ہو؟! [32]

معاویہ کے مقابلے میں امام علیؑ کا دفاع

شیعہ مورخ علی بن حسین مسعودی کے مطابق معاویہ نے عدی سے پوچھا: تمہارے بیٹے کہاں گئے؟ جواب میں کہا علیؑ کے لشکر میں مارے گئے۔ معاویہ نے کہا: علیؑ نے تمہارے ساتھ انصاف نہیں کیا، اپنے بیٹوں کو محفوظ رکھا اور تمہارے بیٹوں کو تلوار کی نذر کیا۔ عدی نے کہا: «نہیں، خدا کی قسم میں نے علیؑ سے انصاف نہیں کیا، علی شہید ہوئے اور میں ابھی تک زندہ ہوں!» [33]

اسی طرح عدی نے معاویہ کو امام علیؑ پر سب کرنے اور بدگوئی کرنے سے منع کیا اور کہا: «اے معاویہ! خدا کی قسم جو دل تمہارے بغض سے پر تھے وہ ابھی میں ہمارے سینوں میں ڈھڑکتے ہیں اور جو تلواریں علیؑ کے رکاب میں تمہارے خلاف چلتی رہی ہیں وہ اب بھی ہمارے دوش پر ہیں۔ اگر تم فریب اور سازش سے دو انگلیوں کے درمیانی فاصلے کے برابر بھی ہمارے قریب آ جاؤ گے تو ہم ایک بالشت تمہارے نزدیک آئیں گے۔ ہمیں علیؑ کے خلاف بدگوئی سننے سے زیادہ گلا کٹنا اور سینے میں سانس رکنا آسان ہے۔» [34]

تیسری صدی ہجری کے ادیب ابراہیم بن محمد بیہقی اپنی کتاب المحاسن و المساوی میں عدی اور معاویہ کے مابین ہونے والا ایک اور مکالمہ بھی نقل کرتے ہیں جس میں معاویہ عدی سے علیؑ کے اوصاف بیان کرنے کی درخواست کرتا ہے۔ جس پر عدی نے کہا: «خدا کی قسم وہ دور اندیش اور شجاع تھے، صریح اور صاف بولتے تھے، عدال کے ساتھ حکومت کرتے تھے۔۔۔» معاویہ ان کی باتیں سن کر رونے لگا اور کہا: ان کی جدائی میں تمہارا صبر کیسا ہے؟ عدی نے جواب دیا: «اس ماں کے صبر کی طرح ہے جس کی گود میں بیٹے کا سر کاٹا گیا ہو؛ نہ آنسو خشک ہو جائیں اور نہ ہی رونا بند ہو جائے۔» [35] شیخ عباس قمی (متوفی 1359ھ) نے بھی اس بات کو سفینۃ البحار میں ذکر کیا ہے۔ [36]

بعض دوسرے مآخذ میں اس گفتگو کو ضرار بن زمرہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ [37]

مختار کے ہاں سفارش

معاصر تاریخی محقق محمد ہادی یوسفی غروی (زادہ 1327ش) کا کہنا ہے کہ عدی بن حاتم، قیام مختار میں ان کے ساتھ نہیں رہے اور مخالفوں کے ساتھ بھی نہیں تھے۔ [38] جنگ جبانۃ السبیع کہ میان مختار ثقفی اور ان کے مخالفوں کے مابین چھیڑنے والی جنگ جبانۃ السبیع میں طے قبیلہ کے بعض مختار کے مخالف لوگ گرفتار

ہوئے[39] تو عدی بن حاتم نے مختار کے ہاں جاکر ان کی سفارش کی اور مختار نے انہیں آزاد کیا۔[40] اسی طرح لشکر عمر بن سعد میں موجود طے قبیلہ کا حکیم بن طفیل طائی نے عدی بن حاتم سے مختار کے ہاں سفارش کرنے کی درخواست کی اور جب وہ مختار کے ہاں گیا تو مختار نے ان سے کہا: تم امام حسینؑ کے قاتلوں میں سے کسی کی سفارش کیسے کرسکتے ہو؟ عدی نے کہا اس کے بارے میں جھوٹ بولا گیا ہے۔ مختار نے کہا اگر ایسا ہے تو میں اس کو تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ لیکن مختار کے ساتھیوں نے عدی کی سفارش کے خوف سے پہلے ہی اسے مار دیا تھا۔[41]

نقل حدیث

شیخ طوسی نے انہیں پیغمبر اکرمؐ [42] اور امام علیؑ کے اصحاب[43] میں شمار کیا ہے۔ انہوں نے امام علیؑ سے بعض احادیث نقل کی ہیں۔[44] صحیح بخاری میں بھی ان سے بعض احادیث نقل ہوئی ہیں۔[45]

حوالہ جات

- دیار بکری، تاریخ الخمیس، دارصادر، ج1، ص255.
- ابن عبد البر، الاستیعاب، 1412ھ، ج3، ص1057.
- ابن سعد، الطبقات الکبری، 1410ھ، ج6، ص99.
- ملاحظہ کریں: ابن عبد البر، الاستیعاب، 1412ھ، ج3، ص1059.
- ملاحظہ کریں: ابن حجر عسقلانی، الإصابة، 1415ھ، ج4، ص388.
- ابن عبد البر، الاستیعاب، 1212ھ، ج3، ص1058.
- ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، دارالمعرفۃ، ج2، ص600.
- یعقوبی، تاریخ یعقوبی، دار صادر، ج2، ص79.
- طبری، تاریخ الامم و الملوک، 1387ھ، ج3، ص111.
- ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، دارالمعرفۃ، ج2، ص578-580.
- ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، دارالمعرفۃ، ج2، ص578-580.
- ابن حجر عسقلانی، الإصابة، 1415ھ، ج4، ص388.
- ابن حجر عسقلانی، الإصابة، 1415ھ، ج4، ص388.
- ابن عبد البر، الاستیعاب، 1412ھ، ج3، ص1058.
- واقدی، الردۃ، 1410ھ، ص66.
- ابن حجر عسقلانی، الإصابة، ج3، ص440.
- واقدی، الردۃ، 1410ھ، ص89؛ ابن اعثم، الفتوح، 1411ھ، ج1، ص14.
- طبری، تاریخ الامم و الملوک، 1387ھ، ج3، ص486؛ ابن کثیر، البدایۃ و النہایۃ، 1407ھ، ج6، ص344.
- ابن اعثم، الفتوح، 1411ھ، ج3، ص62.
- ابن سعد، الطبقات الکبری، 1410ھ، ج6، ص99.
- ابن قتیبۃ، الإمامۃ و السیاسة، 1413ھ، ج1، ص77.
- بلاذری، انساب الاشراف، 1394ھ، ج2، ص249.
- بلاذری، انساب الاشراف، 1394ھ، ج2، ص261.

ابن كثير، البداية والنهاية، 1407هـ، ج7، ص275.
بلاذري، انساب الاشراف، 1394هـ، ج2، ص261.
طبرى، تاريخ الامم و الملوك، 1387هـ، ج5، ص9.
بلاذري، انساب الاشراف، 1394هـ، ج2، ص302.
منقرى، وقعة صفين، 1404هـ، ص522.
طبرى، تاريخ الامم و الملوك، 1387هـ، ج11، ص543.
بلاذري، انساب الاشراف، 1394هـ، ج2، ص375.
بلاذري، انساب الاشراف، 1397هـ، ج3، ص32.
ابوالفرج اصفهاني، مقاتل الطالببيين، دارالمعرفه، ص70.
مسعودى، مروج الذهب، 1409هـ، ج3، ص4.
مسعودى، مروج الذهب، 1409هـ، ج3، ص4-5.
بيهقى، المحاسن والمساوى، 1420هـ، ص41.
قمى، سفينة البحار، فراہانى، ج6، ص184.
مسعودى، مروج الذهب، 1409هـ، ج2، ص421؛ ابن عبد البر، الاستيعاب، 1412هـ، ج3، ص1107.
يوسفى غروى، موسوعة التاريخ الإسلامى، 1417هـ، ج6، ص406.
يوسفى غروى، موسوعة التاريخ الإسلامى، 1417هـ، ج6، ص406.
ابن اثير، الكامل، 1385هـ، ج4، ص242؛
ابن اثير، الكامل، 1385هـ، ج4، ص242.
طوسى، رجال الطوسى، 1373ش، ص43.
طوسى، رجال الطوسى، 1373ش، ص73.
خويى، معجم رجال الحديث، 1413هـ، ج12، ص147.
ملاحظه كرى: بخارى، صحيح البخارى، 1422هـ، ج1، ص46.
مآخذ

ابوالفرج اصفهاني، على بن حسين، مقاتل الطالببيين، تحقيق احمد صقر، بيروت، دارالمعرفة، بى.تا.
ابن اثير، على بن ابي كرم، الكامل في التاريخ، بيروت، دار الصادر، 1385هـ/1965ء.
ابن اعثم كوفى، احمد بن اعثم، الفتوح، تحقيق على شيرى، بيروت، دارالاضواء، الطبعة الاولى، 1991ء/1411هـ.
ابن حجر عسقلانى، احمد بن على، الاصابة فى تمييز الصحابه، تحقيق عادل احمد عبدالموجود و على محمد معوض، بيروت، دارالكتب العلميه، الطبعة الاولى، 1415هـ/1995ء.
ابن سعد، محمد، الطبقات الكبرى، تحقيق محمد عبدالقادر، بيروت، دار الكتب العلمية، الطبعة الاولى، 1997ء/1410هـ.
ابن عبد البر، يوسف بن عبدالله، الاستيعاب فى معرفة الاصحاب، تحقيق على محمد البجاوى، بيروت، دارالجيل، 1412هـ/1992ء.
ابن قتيبة دينورى، عبدالله بن مسلم، الامامة و السياسة، قم، انتشارات شريف رضى، 1413هـ.
ابن كثير، اسماعيل بن عمر، البداية و النهاية، بيروت، دارالفكر، 1407هـ/1986ء.

ابن هشام، عبدالملك بن هشام، السيرة النبوية، تحقيق مصطفى السقا و ديكران، بيروت، دارالمعرفة، بى.تا.
بخارى، محمد بن اسماعيل، صحيح البخارى، تحقيق محمد زبير بن ناصر الناصر، دار طوق النجاة، الطبعة الاولى،
1422هـ.

بلاذرى، احمد بن يحيى، انساب الاشراف(ج2)، تحقيق محمدباقر محمودى، بيروت، مؤسسة الاعلمى للمطبوعات،
الطبعة الاولى، 1394هـ/1974ء.

بلاذرى، احمد بن يحيى، انساب الاشراف(ج3)، تحقيق محمدباقر محمودى، بيروت، مؤسسة الاعلمى للمطبوعات،
الطبعة الاولى، 1397هـ/1977ء.

بيهقى، إبراهيم بن محمد، المحاسن والمساوى، بيروت، دار الكتب العلمية، 1420هـ.

خويى، سيد ابوالقاسم، معجم رجال الحديث و تفصيل طبقات الرواة، چاپ پنجم، 1413هـ.

ديار بكرى، حسين بن محمد، تاريخ الخميس فى احوال انفس النفيس، بيروت، دار صادر، بى.تا.

طبرى، محمد بن جرير، تاريخ الامم و الملوك، تحقيق محمد ابوالفضل، دارالتراث، الطبعة الثانية،
1387هـ/1967ء.

طوسى، محمد بن حسن، رجال الطوسى، تصحيح جواد فيومى اصفهانى، قم، مؤسسة النشر الاسلامى التابعة
لجامعة المدرسين بقم المقدسة، 1373هـ بجرى شمسى.

قمى، عباس، سفينة البحار، تهران، فراپانى، بى.تا.

مجلسى، محمدباقر، بحارالانوار، تحقيق: سيد إبراهيم ميانجى، محمدباقر بهبودى، بيروت، چاپ سوم، 1403هـ.

مسعودى، على بن حسين، مروج الذهب و معادن الجواهر، تحقيق اسعد داغر، قم، دارالهجرة، چاپ دوم، 1409هـ.
منقرى، نصر بن مزاحم، وقعة صفين، تحقيق عبدالسلام محمدبارون، قم، مكتبة آية الله المرعشى النجفى، چاپ
دوم، 1404هـ.

واقدى، محمد بن عمر، الردة مع نبذة من فتوح العراق وذكر المثنى بن حارثة الشيبانى، تحقيق يحيى الجبورى،
بيروت، دارالغرب الاسلامى، 1410هـ.

يعقوبى، احمد بن ابى يعقوب، تاريخ اليعقوبى، بيروت، دار صادر، بى.تا.

يوسفى غروى، محمدبادى، موسوعة التاريخ الإسلامى، قم، مجمع انديشه اسلامى، 1417هـ.